13731-حدیث (من وبخ اخاہ بذنب) کا معنی اور درجہ

سوال

معاذرضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جس نے اپنے بھائی کوکسی گناہ کی عار دلائی اسے وہ عمل کرنے سے قبل موت نہیں آئے گی) سنن ترمذي ۔ گزارش ہے کہ مندرجہ بالاحدیث کی بالتفصیل شرح فرمائیں ؟

پسندیدہ جواب

یہ حدیث امام ترمذی نے کتاب صفۃ القیامۃ والورع (2429) میں روایت کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں (من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ) اس حدیث کو شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی ضعیف الجامع حدیث نمبر (5710) میں موضوع قرار دیا ہے ۔

ضعیف اور موضوع احادیث سے نہ تو احکام ہی ثابت ہوتے اور نہ ہی ان دونوں پر عمل ہوسکتا ہے ۔

رہا مسئلہ اس حدیث کے معنی کا تو شیخ مبارکپوری کہتے ہیں :

یہ قول (من عیر) یہ تعییر سے ہے یعنی جس نے عیب لگایا (اخاہ) یعنی دینی بھائی (بذنب) یعنی اس گناہ کا عیب دیا جس کی وہ توبہ کرچکا ہے امام احمد رحمہ اللہ نے اس کی تفسیر یہ کی ہے (لم یمت) ضمیر من کی طرف لوٹ رہی ہے (حتی یعملہ) یعنی وہ گناہ جس کا اس نے اپنے بھائی پر عیب لگایا تھا ۔

گویا کہ جس نے اپنے بھائی پر کسی گناہ کا عیب لگایا اور اسے عار دلائی جیسا کہ قاموس میں ہے کہ اور وہ ہر چیز جسے لازم کرے وہ عیب ہوگا ، اسے اس کا بدلہ اس طرح دیا جائے گا کہ اس سے توفیق سلب کرلی جائے گی حتی کہ جس چیز کی عار اس نے اپنے بھائی کو دلائی تھی وہ بھی اس کا مرتکب ہوگا لیکن یہ اس وقت ہے جب اس نے اپنے بھائی کو عار اس لیے دلائی کہ وہ اس سے بچا ہوا ہے اور اس نے اس پر خوشی کی ہو ۔ تحفۃ الاحوذی (173/7) ۔

اس حدیث کے ضعیف ہونے کا یہ معنی نہیں کہ کسی گنہگار کو عار دلانی جائز ہے ، اور گناہ کرنے والوں کی کئ قسمیں ہیں :

کچھ تو ایسے ہوتے ہیں جو توبہ کرکے اللہ تعالی کی طرف لوٹ آتے ہیں ، یا پھر ان پر حد لگادی جاتی ہے ، تو ایسے اشخاص پر عیب لگانا اور انہیں عار دلانا جائز نہیں ، اس لیے کہ اس نے اپنے آپ کو توبہ کرکے یا حد لگوا کر پاک کرلیا ہے ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

(گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے کسی کا گناہ ہو ہی نہ) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (4140) اور بوصیری نے اسے صحیح کہا ہے جیسا کہ "الزوائد/حاشیۃ سنن ابن ماجہ" میں ہے ۔

اور امام احمد رحمہ اللہ نے جو سزا حدیث میں بیان کی گئی ہے اس شخص کے لیے حلال قرار دی جو اس شخص کو عار دلاتا ہے جس نے اپنے گناہوں سے توبہ کرلی ہو ، جیسا کہ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے حدیث کی تخریج کرنے کے بعد امام احمد رحمہ اللہ تعالی عنہ سے نقل کیا ہے کہ :

امام احمد رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ : اس گناہ پر جس سے وہ توبہ کرچکا ہو ۔

اوران میں ایسے گنہگار بھی ہیں جوگناہ کرتے لیکن اعلانیہ نہیں کرتے ، تواس کے بارہ میں جسے علم ہوجائے اس پرضروری ہے کہ وہ اسے نصحیت کرے اوراس کے گناہ پرپردہ ڈالے ،

اورکچھ ایسے ہیں جواپنے گناہ اعلانیہ کرتے ہیں ، تواسے بھی نصحیت کی جائے گی ، جس طرح کا تقاضا ہواس شخص سے لوگوں کوبچایا جائے ۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں :

اس کا احتمال ہے کہ وہ یہ چاہتا ہو : آپ کا اپنے بھائی کواس کے گناہ کی عاردلانا اس کے گناہ سے بھی سخت گناہ اورمعصیت والا کام ہواس لیے کہ اس میں اطاعت کا اظہاراورتزکیہ نفس اورشکراورگناہ سے برات کا اظہار ہے اورآپ کا بھائی اس کا مرتکب ہوا ہے ۔

اورہوسکتا ہے کہ آپ نے اسے اس کے گناہ کی بنا اورجوکچھ اسے ذلت اوررسوائی حاصل ہوئی ہے اس کی بنا پر توڑکررکھ دیا ہو ، اورتکبر ، دعوی کے مرض سے خلاصی اوراللہ تعالی کے سامنے سرجھکائے اورعاجزی وانکساری والے دل کے ساتھ کھڑا ہونا تیری اطاعت کے اظہاراوراس کا بڑھا کربیان کرنے اوراللہ تعالی اوراس کی مخلوق پراحسان جتلانے سے بہتر اور نفع مند ہے ۔

تویہ گنہگاراللہ تعالی کی رحمت کے کتنا قریب ہے ، اوروہ ذلیل اللہ تعالی کے غصہ اورناراضگی کے کتنا قریب ہے ، توایسا گناہ جس سے تواس کے ہاں ذلیل ہواس اطاعت سے اچھا ہے جس کے ساتھ تواس پرجرات کرے ، اوریہ کہ تورات سوکرگزارے اورصبح کوندامت کرنا تیرا رات قیام کرکے صبح تکبر کرنے سے بہتر ہے ، اس لیے کہ تکبر کرنے والے کے اعمال اوپرنہیں جاتے ۔

اوریہ کہ تواعتراف کرتا ہوا ہنسے تیرے رونے اورجرات کرنے سے اچھا اوربہتر ہے ، اللہ تعالی کے ہاں گنہگار کی آہیں جرات اورتکبر کے ساتھ تسبیح کرنے کی آوازسے زیادہ محبوب ہیں ، اورہوسکتا ہے کہ اللہ تعالی نے اسے اس گناہ سے ایسی دوائی پلائی ہوجس سے ایک قاتل بیماری نکال باہر کی ہوجوتیرے اندر ہے جس کا تجھے علم ہی نہیں ۔

اللہ تعالی کی معصیت اوراطاعت کرنے میں اللہ تعالی کے کچھ راز ہیں جنہیں اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اورنہیں جانتا جسے اہل بصیرت ہی پاسکتے ہیں اوروہ بھی صرف اتنا کہ جومعارف بشری پاسکیں اوراس کے پیچھے ایسے اسرارہیں جن پر کراما کاتبین بھی مطلع نہیں ہوسکتے ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کا ارتکاب کرلے تواسے حدلگاؤ اوراسے ملامت نہ کی جائے ۔

اورجیسا کہ یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا **{آج تم پر کوئی ملامت نہیں }**.

بیشک میزان اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے اورحکم اللہ کا ہی ہے ، تووہ کوڑا جواس گنہگار کومارا گیا ہے وہ دلوں کے پھیرنے والے کے ہاتھ میں ہے ، اوراس مقصد حدلگانا ہے ناکہ عاردلانا اورملامت کرنا ، اورقدراوراس کی طاقت سے بے خوف توصرف جاھل ہی ہوتے ہیں ۔

اللہ تعالی جوکہ اپنی مخلوق کوسب سے زیادہ جانتا اورزیادہ قریب ہے نے فرمایا ہے :

{اوراگرہم آپ کوثابت قدمی سے نہ نوازتے توآپ بھی ان طرف تھوڑا بہت مائل ہوہی جاتے }.۔

اوریوسف علیہ السلام علیہ نے فرمایا تھا :

.{اے اللہ اگر تو ان کے فریب اور ہتھکنڈوں کو مجھ سے دور نہیں کرے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو کر جاہلوں میں ہو جاؤں گا}. -

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عام طور پر قسم اس طرح ہوا کرتی تھی "دلوں کو پھیرنے والے کی قسم"

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"سب دل رحمن عزوجل کی انگلیوں کے درمیان ہیں اگر وہ اسے سیدھا رکھنا چاہے تو سیدھا رکھتا ہے اور اگر اسے ٹیڑھا کرنے چاہے تو ٹیڑھا کر دیتا ہے"

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللهم مقلب القلوب ثبت قلوبنا علی دینک اللهم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک" ، اے اللہ اے دلوں کو الٹ پلٹ کرنے والے ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت رکھ اے اللہ اے دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر پھیر دے - مدارج السالکین (1/177–178) -

واللہ تعالی اعلم .